باب الفتاوی

مسائل: ایصال ثواب اور نکاح

بلال احمد

سوال: کیا قبر پر برائے ایصال ثواب قرآن شریف پڑھا جاسکتا ہے؟ (عبدالقیوم آرزو کھرکوہ)

جواب: میت پر قرأت قرآن، تا کہ اس کا ثواب مردے کو پہنچے، جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ توقیفی عبادت ہے، جس کے لئے ثبوت کی ضرورت ہے۔ جو کہ بالکل نہیں ہے۔ حدیث میں ہے: {من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد}

ترجمہ: ''جو کوئی ایسا عمل کرے جس پر ہمارا عمل اور حکم موجود نہیں وہ مردود ہے''۔ [متفق عليه عن عائشة رضی اللہ عنہا]

ہاں اگر کوئی میت کی طرف سے صدقہ کرے یا اس کے لئے دعا کرے یا اس کی طرف سے حج کرے یا اس کا قرضہ ادا کرے، تو اس کا فائدہ اس کو ضرور ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے {اذا مات ابن آدم انقطع عنه عمله الا من ثلاثة: صدقة جارية أو عمل ينتفع به أو ولد صالح يدعو له} ترجمہ: ''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے، مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں: میت کا کیا ہوا صدقہ جاریہ، یا اس نے علم کا سلسلہ چھوڑا ہو جس لوگ فائدہ اٹھا رہے ہوں، یا اس کی کوئی صالح اولاد موجود ہو جو اس کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعاء کرتی ہو''۔ [مسلم عن أبي هريرة]

نیز حدیث سے یہ بھی ثابت ہے { أن رجلا قال يارسول الله ان أمي ماتت ولم توص، أظنها لو تكلمت لتصدقت أفلها أجر ان تصدقت عنها ؟قال النبي ﷺ: '' نعم'' }

ترجمہ: ''ایک آدمی نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ میری ماں فوت ہوچکی ہے، اس نے کوئی وصیت نہیں کی، میرا خیال ہے اگر وہ بات کرسکتی تو صدقہ کرتی۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو اس کا اجر مل سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔

اور ایسی کوئی حدیث موجود نہیں کہ کسی صحابی نے کہا ہو ''اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے یہ سورت یا پورا قرآن یاد ہے یا قرآن پڑھ سکتا ہوں۔ میں قرآن پڑھ کر اس کا اجر اپنی والدہ، والد، بھائی، بہن یا رشتہ دار کو بخش سکتا ہوں''؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا ہو۔ یا آپ ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے ایسا عمل کیا ہو، کوئی ثبوت موجود